سُوْرَةُ الْفَتْحِ

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چار رکوع اور انتیس ٢٩ آیات ہیں

رکوع نمبر ١ — آیات ١ تا ١٠ — حٰمٓ ٢٦/٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ
يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾
وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾
وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ
ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ وَ
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
(اے محمدؐ) ہم نے تم کو فتح دی فتح بھی صریح و صاف ﴿١﴾
تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے
اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے
رستے چلائے ﴿٢﴾
اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے ﴿٣﴾
وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی
تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں
اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا
جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿٤﴾
(یہ) اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں
جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے وہ اس میں ہمیشہ
رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے۔ اور یہ
خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے ﴿٥﴾
اور (اس لئے کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک
مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کے حق میں برے برے
خیال رکھتے ہیں عذاب دے۔ انہی پر برے حادثے واقع ہوں۔
اور خدا ان پر غصے ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے
دوزخ تیار کی۔ اور وہ بری جگہ ہے ﴿٦﴾

VICTORY

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Lo! We have given thee (O Muhammad) a signal victory,

2. That Allah may forgive thee of thy sin that which is past and that which is to come, and may perfect His favour unto thee, and may guide thee on a right path,

3. And that Allah may help thee with strong help—

4. He it is Who sent down peace of reassurance into the hearts of the believers that they might add faith unto their faith. Allah's are the hosts of the heavens and the earth, and Allah is ever Knower, Wise—

5. That he may bring the believing men and the believing women into Gardens underneath which rivers flow, wherein they will abide, and may remit from them their evil deeds—That, in the sight of Allah, is the supreme triumph—

6. And may punish the hypocritical men and the hypocritical women, and the idolatrous men and the idolatrous women, who think an evil thought concerning Allah. For them is the evil turn of fortune, and Allah is wroth against them and hath cursed them, and hath made ready for them hell, a hapless journey's end.

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

اور آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۷)

7. Allah's ar[illegible] hosts of the heavens and the earth, and Allah is ever Mighty, Wise.

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸

(اور) ہم نے (اے محمدؐ) تم کو حق ظاہر کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا ہے (۸)

8. Lo! We have sent thee (O Muhammad) as a witness and a bearer of good tidings and a warner,

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۹

تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا پر اور اسکے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو اور اسکو بزرگ سمجھو۔ اور صبح وشام اسکی تسبیح کرتے رہو (۹)

9. That ye (mankind) may believe in Allah and His messenger, and may honour Him, and may revere Him, and may glorify Him at early dawn and at the close of day.

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۰ ع

جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے۔ اور جو اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجر عظیم دے گا (۱۰)

10. Lo! those who swear allegiance unto thee (Muhammad), swear allegiance only unto Allah. The Hand of Allah is above their hands. So whosoever breaketh his oath, breaketh it only to his soul's hurt; while whosoever keepeth his covenant with Allah, on him will He bestow immense reward.

اسرار و معارف

ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی یعنی واقعہ حدیبیہ آپ کی فتح ہے۔ یہ واقعہ ۶ھ ہجری میں پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ مع صحابہ کرامؓ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے

مختصراً واقعہ حدیبیہ

اور احرام سے فارغ ہو کر کسی نے بال کٹائے کسی نے حلق کرایا اور آپؐ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کی چابی آپؐ کے ہاتھ آئی۔ آپ نے واقعہ بیان فرمایا تو سب کو جانے کا شوق پیدا ہوا کہ انبیاء کا خواب تو وحی ہوتا ہے جب سب صحابہ جانے لگے تو آپ ﷺ بھی تیار ہو گئے وقت کی تعین تو تھی نہیں امکان ہو سکتا تھا کہ اس کا ظہور فوراً ہو مگر اس کی تکمیل فتح مکہ کے روز ہوئی لیکن آپ ﷺ کا یہ سفر بھی فتح کہلایا کہ اکثر صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ فتح مکہ کا دن وہ سمجھتے ہیں جب وہاں مسلمانوں کا قبضہ ہوا جب کہ ہم یوم حدیبیہ کو فتح مکہ کا دن سمجھتے ہیں۔ آپ کے ہمرکاب اکثر روایات کے مطابق چودہ سو صحابہ کرامؓ تھے اور تلواروں کے علاوہ کوئی اسلحہ وغیرہ نہ تھا۔ قربانی کے جانور بھی تھے اور ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لیے گئے۔ وہاں آج کل ایک خوبصورت مسجد ہے۔ جب اہل مکہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ اگر آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ عمرہ ادا فرمایا تو اہل عرب میں ہماری سبکی ہو گی اور لوگ جانیں گے

وہ ہم پر غالب آگئے لہٰذا انہیں روکنا چاہیے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور حدِ حرم سے باہر پڑاؤ ڈال دیئے کہ حدِ حرم میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ طائف کا قبیلہ بنو ثقیف بھی ساتھ مل گیا اور اہلِ مکّہ کے سالار حضرت خالدؓ تھے جو اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے چنانچہ جب آپ ﷺ مقام حدیبیہ پر پہنچے تو روکا گیا آپ ﷺ نے عبادؓ بن بشیر کو ایک دستہ دے کر کفار کے مقابلے میں صف بندی کا حکم دیا۔ دریں اثنا ظہر کا وقت ہو گیا

صلوٰۃ الخوف

آپ ﷺ نے امامت فرمائی اور تمام صحابہ نے ظہر ادا کی اہلِ مکہ دیکھتے رہے جب فارغ ہو گئے تو حضرت خالد نے کہا ہم نے موقع کھو دیا مگر خیر ابھی ان کی دوسری نماز کا وقت ہو جائے گا جب یہ سارے سجدے میں ہوں تو ٹوٹ پڑنا چاہیے مگر اسی آن صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل ہو گیا کہ ایسی صورت میں لشکر کو دو حصّوں میں بانٹ کر ہر حصّہ کو دو دو رکعت پڑھنے کو مل جایا کرے۔ وہاں پر آپ

معجزہ

کا یہ معجزہ بھی صادر ہوا کہ پانی پر کفار قابض تھے اور جہاں مُسلمان تھے وہاں ایک ایسا کنواں تھا جس میں بہت معمولی پانی رہتا تھا آپ ﷺ نے اس میں کُلی کر کے ڈال دی اور فرمایا میرا یہ تیر اس میں گاڑ دو۔ اس قدر پانی آیا کہ لبالب بھر گیا اور لوگوں نے اوپر بیٹھ کر برتن بھرے۔ یہاں بات چیت شروع ہوئی اہلِ مکّہ کا وفد بدیل بن ورقا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے کی سرکردگی میں حاضر ہُوا کہ قریش آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیں گے لہٰذا آپ واپس ہو جائیں تو یہ جنگ ٹل سکتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہم جنگ کے ارادے سے تو نہیں آئے عُمرہ ادا کرنے آئے ہیں اب اگر کوئی زبردستی روکے گا تو جنگ ہو گی کہ حرم کا داخلہ تو سب کیلئے ہے اور قریش کو تو ان جنگوں نے کمزور کر دیا ہے وہ چاہیں تو ایک مدت تک ہمارے ساتھ صُلح کر لیں اور ہمیں اہلِ عرب کے لیے چھوڑ دیں اگر وہ ہم پر غالب آگئے تو ان کا مقصد پورا ہوا اور اگر ہم اہلِ عرب پر غالب آگئے تو انہیں تیاری کا وقت مل جائے گا پھر جو چاہیں کریں اسلام لائیں یا جنگ کریں۔ انہوں نے واپس جا کر بات کی تو لوگ سننے کو تیار نہ تھے تب بنو ثقیف کے سردار عروہ بن مسعود ثقفی نے سُنا تو کہا یہ بات درست ہے مجھے جانے دو میں بات کر کے آتا ہوں آپ بھی آئے اور عرض کیا کہ آپ نے قریش کو تباہ ہی کر دیا تو یہ اچھی بات نہ ہو گی کبھی دنیا میں کسی نے اپنی قوم کو تباہ نہیں کیا۔ صحابہ کرامؓ سے گرمی سردی بھی ہوئی دریں اثنا وہ حالات کا مشاہدہ کرتے رہے کہ آپ ﷺ تھوکیں تو بھی صحابہ ہاتھ پر لیتے اور منہ پر مل لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے وضو

کیا تو لوگوں نے پانی نیچے گرنے نہ دیا اور پانی لے لے کر چہروں پر ملتے تھے۔ آپؐ بولتے تو سب خاموش ہو جاتے تو انہوں نے بھی پلٹ کر اہلِ مکّہ سے کہا کہ میں نے روم اور زنجبار کے شاہنشاہوں کے دربار دیکھے ہیں مگر ایسی عزت محبت اور جان نثاری وہاں نظر نہیں آئی وہ لوگ احرام میں ہیں قربانی کے جانور ساتھ میں انہیں عمرہ کر لینے دو مگر قریش نہ مانے تو وہ الگ ہو کر چلے گئے اس طرح سے سفارت چلتی رہی دریں اثنا نبی علیہ السّلام نے حضرت عثمانؓ کو مکہ مکرمہ میں سرداروں کے پاس بات کرنے کو روانہ فرمایا اور ساتھ ان مسلمانوں کو تسلّی دینے کا حکم دیا جو مجبوری معذوری کے باعث ہجرت نہ کر سکتے تھے۔ آپ لشکر کفار کے پاس پہنچے تو بنوسعید کے امان بن سعیدؓ نے جو بعد میں مسلمان ہُوئے پناہ میں لے کر مکہ مکرمہ پہنچایا آپ ایک ایک سردار سے ملے اور وہی بات دُہرائی مسلمان سے ملاقات کر کے تسلّی دی آپ تین رات مکہ مکرمہ میں رہے قریش نے کہا آپ طواف کر سکتے ہیں مگر انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نہ کریں تو عثمان طواف نہ کرے گا۔ دریں اثنا قریش نے ستّر کے قریب آدمی گھات لگانے کو بھیجے جنہیں صحابہ کرامؓ نے گرفتار کر لیا اس کے بعد ایک چھوٹی سی جھڑپ بھی ہوئی اہلِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو اور چند اور مسلمانوں کو جو وہاں پہنچ گئے تھے روک لیا اور مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر موت پر بیعت لی کہ جنگ کی صورت میں موت تک سب لڑیں گے اگر ایک آدمی رہ گیا تو وہ بھی ہتھیار نہ ڈالے گا اور حضرت عثمانؓ کو اس میں شامل فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا یہ عثمان کی طرف سے بیعت ہے۔ اہلِ مکہ مرعوب ہو گئے اور مشورہ کیا کہ اگر آپ ﷺ اس حال میں واپس جائیں کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمارے روکے نہ رُکے تو اگلے سال تشریف لا کر عمرہ کریں اور تین روز مکہ میں گزاریں چنانچہ سہیل بن عمرو یہ پیغام لے کر حاضر ہوئے اور کافی بات چیت کے بعد آپ ﷺ نے معاہدہ منظور فرما لیا اور لکھا جانے لگا حضرت علیؓ لکھنے لگے آپ نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم تو سہیل نے اعتراض کیا کہ ہم ان کلمات کو نہیں جانتے آپ وہی لکھیں جو پہلے لکھا جاتا تھا باسمک اللّٰھم۔ آپ ﷺ نے مان لیا تو آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جو محمّد رّسُول اللہ نے کیا اس پر بھی وہ کہنے لگا آپ محمّد بن عبد اللہ لکھیں کہ ہم آپ کو رسول مان لیں تو جھگڑا کس بات کا آپ ﷺ نے فرمایا مٹا کر اس طرح لکھ دو تو حضرت علیؓ سراپا احتجاج بن گئے کہ میں آپ کا نامِ نامی کیسے مٹا سکتا ہوں۔ دو انصاری جوانوں نے بھی حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا کہ آپ ﷺ اُمّی تھے

تو ایک اور معجزہ ظاہر ہوا

کچھ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے مگر کاغذ لے لیا اور اس پر لکھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ معاہدہ محمدؐ بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے درمیان ہے دس سال باہم جنگ نہ کریں گے اور سب لوگ مامون رہیں گے ایک دوسرے پر چڑھائی اور جنگ سے رک جائیں گے"۔ پھر مزید شرائط رکھی گئیں کہ آپ یہاں سے واپس جائیں اگلے سال تشریف لائیں۔ نیز ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی کفار میں سے ولی کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کے پاس جائے خواہ مسلمان ہو کر بھی تو وہ واپس کیا جائے گا جبکہ اگر کوئی مسلمان اہلِ مکہ کے پاس آگیا تو یہ واپس نہ کریں گے۔ نیز اہلِ مکہ کے علاوہ سب عرب آزاد ہیں جس کا جی چاہے اہلِ مکہ کے عہد میں داخل ہو اور جو چاہے وہ مسلمانوں اور نبی کریم ﷺ کے عہد میں داخل ہو۔ شرائطِ صلح بظاہر ایسی تھیں کہ جیسے مسلمانوں نے بہت دب کر صلح کی ہو صحابہؓ کرام اور خصوصاً حضرت عمرؓ کو بہت رنج ہوا آپؓ نے گذارش کی کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپؐ نے خواب بھی دیکھا ہو اور وہ پورا نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک میں اللہ کا رسول ہوں میرا خواب بھی ضرور پورا ہوگا اس کا یہ وقت تو میں نے نہیں فرمایا تھا نیز اللہ مجھے ضائع نہیں فرمائے گا میں نے اسی کے حکم پر کیا ہے۔ دریں اثنا ابو جندلؓ جو اسی

آپ ﷺ کی طرف سے پابندی کا اظہار

سہیل کے بیٹے تھے اور مسلمان ہو چکے تھے مگر اس نے قید کر رکھے تھے اور ایذا دیتا تھا بھاگ کر وہاں پہنچ گئے مسلمانوں نے پناہ میں لے لیے مگر آپ ﷺ نے فرمایا ابو جندل چندے صبر کرو اللہ تمہارے لیے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے بہت جلد راستہ کھولنے والے ہیں اور واپس کر دیا۔ معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ، عبد الرحمن بن عوفؓ، عبد اللہ بن سہیل بن عمر، سعد بن ابی وقاصؓ، محمد بن مسلمہؓ اور حضرت علیؓ بن ابی طالب وغیرہ رضی اللہ عنہم نے دستخط کیے آپ ﷺ نے اپنا حلق کرایا قربانی دی اور احرام کھول دیا چنانچہ سب صحابہ نے ایسا ہی کیا اور واپسی شروع ہوئی راستے میں مسلمانوں کا کھانا ختم ہو گیا۔ مقام عسفان پر قیام ہوا آپ ﷺ

ایک اور معجزے کا ظہور

نے ایک دسترخوان بچھا کر حکم دیا جو کچھ جس کے پاس بچا ہو یہاں ڈال دے آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور سب کو کھانے کا حکم دیا تمام لشکر نے پیٹ بھر کر کھایا اور سارے برتن پھر سے بھر لیے مگر کھانا جوں کا توں موجود تھا۔ اسی واپسی کے سفر میں سورہ فتح نازل ہوئی

آپ ﷺ اس وقت کراع غمیم کے مقام پر تھے چنانچہ صلح حدیبیہ کی برکات کا ظہور ہوا۔ آپ نے خیبر کے یہود سے نبٹ لیا جہاں سے غنیمت کے ساتھ بہترین اسلحہ بھی ہاتھ لگا اور کفر کی طاقت ٹوٹی۔ بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ مسلمانوں کو کام کرنے کا موقع ملا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے اور دو سال کے اندر اندر بہت زیادہ لوگ مسلمان ہو گئے نیز قریش سے اس کی خلاف ورزی ہو گئی جس کا واقعہ معروف ہے۔ یہاں طوالت کے خوف سے نہیں دیا جا رہا جو فتح مکہ کا سبب بن گئی اس روز آپ ﷺ کے ہمرکاب دس ہزار کا لشکر جرار تھا جس کے ساتھ اہل مکہ لڑنے کا سوچ بھی نہ سکے اور یوں اس آیہ مبارکہ کی تعبیر پوری ہوئی کہ ارشاد ہوا ہم نے آپؐ کو بہت بڑی فتح سے سرفراز فرمایا اس لیے بھی کہ یہ صبر آزما لمحے آپؐ کے حوالہ سے مسلمانوں کی اگلی پچھلی لغزشوں کی معافی کا سبب بن گئے کہ انبیاء علیہم السلام تو معصوم ہوتے ہیں ہاں ترکِ اولیٰ کو ان کی عظمتِ شان کے سبب خطا کہہ دیا جاتا ہے جس کی معافی کا اعلان فرمایا گیا نیز آپ ﷺ کے طفیل یہ انعام مسلمانوں پہ بھی ہوا

اتمام نعمت ریاست اسلامی کا قیام

نیز تاکہ آپ ﷺ پر اپنی نعمت تمام کر دے کہ آپ ﷺ کو نبوت و رسالت تو پہلے سے عطا ہوئی اب آپ ﷺ کے تابع اسلامی ریاست اور مضبوط ریاست جس میں آپ ﷺ کی اور اسلام کی عزت ہی عزت ہو قائم کر دی جائے۔

اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل فرمایا تاکہ ان کے ایمانوں میں اور زیادتی ہو یعنی وہ اطاعتِ پیغمبر پر جم گئے۔ جنگ کا حکم ہوا تو بیعت کے لیے حاضر ہونے کا حکم ہوا تو سرِ تسلیم خم کر دیا اور یہ اطاعت ان کے لیے ایمان کی زیادتی کا سبب بن گئی۔ ورنہ اللہ کو محض اہلِ مکہ کو تباہ کرنا ہی مقصود ہوتا تو آسمانوں اور زمینوں کے سب لشکر اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ کوئی عذاب بھی مسلّط کر دیتا مگر یہاں اہلِ ایمان پر کرم کرنا مطلوب تھا کہ اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے اور زبردست حکمت والا ہے یہ اس کی حکمت تھی کہ اہلِ کفر خسارے میں رہے اور اہل ایمان پر جنت کے دروازے وا ہوئے تاکہ اہلِ ایمان مرد و خواتین کو جنت میں داخل کرے جہاں نہریں جاری ہیں اور سدا بہار ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان خطاؤں کو معاف فرما کر دور کر دے درحقیقت اللہ کی بارگاہ میں یہی بہت بڑی کامیابی ہے اور منافقین و مشرکین مرد و زن کو رسوا کرے جو اللہ پر بری بری باتوں کا گمان رکھتے ہیں ان کی اس بُرائی کا عذاب ان ہی پر پڑے کہ ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہیں اپنی رحمت سے

محروم فرما دیا ہے اور ان کے لیے دوزخ کو بھڑکا رکھا ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔ اللہ کے قبضۂ قدرت میں تو آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں انہیں جب چاہے جیسے چاہے تباہ کر دے مگر یہ اس کی حکمت ہے کہ مہلت دے رکھی ہے اور ہم نے آپؐ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے کہ وہی عمل مقبول ہوگا جس کی آپ گواہی دیں گے کہ یہ آپؐ ہی کا ارشاد تھا ﷺ نیز آپ کی ذات خوشخبری سنانے والی ذات ہے۔ نیک اعمال پر نیک نتیجے کی اور گناہوں کے سخت نتائج سے بر وقت آگاہ کرنے والی ہے۔ نیز آپ ﷺ کا وجودِ باوجود اللہ کا وہ انعام ہے جس کے طفیل دولت ایمان تقسیم ہوتی ہے لہٰذا ایمان لاؤ اللہ پر کہ اللہ پر ایمان کا تقاضا رسول اللہ پر ایمان لانا ہے جو ایمان باللہ کی بنیاد ہے کہ کسی نے اللہ کو مانا بھی مگر رسول اللہ ﷺ کو نہ مانا تو اس نے اللہ ہی کی بات کو جھٹلا دیا تو پھر کیا مانا؟ نیز خدمت میں کمربستہ رہو اور بہت زیادہ عظمت دو اللہ کو کہ اس کے رسولؐ کی خدمت وطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت ہی اس کی عظمت کا اظہار ہے۔ نیز ہمہ وقت اس کا ذکر کرتے رہو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

توفیقِ ذکر

ترتیب قرآن سے ظاہر ہے کہ مضبوط ایمان ویقین اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جان و مال سے مدد کے لیے حاضر رہنا اور آپؐ کی عظمت کا دل میں موجود رہنا توفیقِ ذکر و تسبیحات عطا کرتا ہے۔ نیز جن لوگوں نے مقام حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کی انہوں نے گویا اللہ سے بیعت کی اور ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

بیعتِ رضوان

یہ پہلے گذر چکا کہ جہاں ذاتِ باری کے لیے ایسا وصف بیان ہو وہاں معنیٰ بعید مراد ہوتا ہے یعنی جو اس کام کا نتیجہ ہو کہ ہاتھ میں ہاتھ ہونے سے واصل باللہ ہونا اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے مدد اور رہنمائی نصیب ہونا اور اس کی رضامندی کا حصول مراد ہے اسی لیے اسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا ہے۔ بیعت ایک عہد ہے تعاون اور اتباع کا جس کے لیے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد کیا جاتا ہے جو مسنون ہے مگر ضروری بھی نہیں کہ اس کے بغیر بھی عہد کر لیا جائے تو اس کی پاسداری ضروری ہے کہ اگر کوئی بیعت کرنے کے بعد اسے توڑے گا تو اس کا نقصان اس کی اپنی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوگا رسول اللہ ﷺ کے معاملہ میں تو ہر حال میں ظاہر ہے اور امیر یا شیخ سے بھی بیعت توڑنا آسان نہیں کوئی معقول شرعی وجہ چاہیے جو لوگ محض سنی سنائی باتوں پہ بیعت توڑ لیتے ہیں یا دنیاوی لالچ یا اپنی بڑائی کی خاطر ایسا کرتے ہیں وہ ان کی روحانی تباہی کا سبب تو بن ہی جاتا ہے آخر دنیا میں بھی رسوا ہوتے ہیں اور جنہوں نے

یہ عہد نبھایا اللہ انہیں بہت بڑے انعامات اور اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۱ تا ۱۷ حٰمٓ ۲۶/۱۰

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ
يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ
قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ
شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ
نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرًا ﴿١١﴾

جو گنوار پیچھے رہ گئے وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال
اور اہل وعیال نے روک رکھا آپ ہمارے لئے خدا سے بخشش
مانگیں۔ یہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو اُنکے دل میں
نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر خدا تم (لوگوں) کو نقصان پہنچانا چاہے
یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کون ہے جو اسکے سامنے تمہارے
لئے کسی بات کا کچھ اختیار رکھے (کوئی نہیں)، بلکہ جو کچھ تم
کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے ﴿۱۱﴾

11. Those of the wandering Arabs who were left behind will tell thee: Our possessions and our households occupied us, so ask forgiveness for us! They speak with their tongues that which is not in their hearts. Say: Who can avail you aught against Allah, if He intend you hurt or intend you profit? Nay, but Allah is ever Aware of what ye do.

بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ
ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾

بات یہ ہے کہ تم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیغمبر اور مومن اپنے
اہل وعیال میں کبھی لوٹ کر آنے ہی کے نہیں۔ اور یہی بات
تمہارے دلوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور (اسی وجہ سے) تم نے بُرے
بُرے خیال کئے۔ اور (آخرکار) تم ہلاکت میں پڑ گئے ﴿۱۲﴾

12. Nay, but ye deemed that the messenger and the believers would never return to their own folk, and that was made fairseeming in your hearts, and ye did think an evil thought, and ye were worthless folk.

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾

اور جو شخص خدا پر اور اُسکے پیغمبر پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے)
کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۳﴾

13. And as for him who believeth not in Allah and His messenger—Lo! We have prepared a flame for disbelievers.

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ
لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے۔ وہ جسے
چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے۔ اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے ﴿۱۴﴾

14. And Allah's is the Sovereignty of the heavens and the earth. He forgiveth whom He will, and punisheth whom He will. And Allah is ever Forgiving, Merciful.

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ
مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ
يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ
قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن
قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ
بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾

جب تم لوگ غنیمتیں لینے چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے
تھے وہ کہیں گے ہمیں بھی اجازت دیجئے کہ آپ کے ساتھ
چلیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ کہہ دو کہ تم
ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اسی طرح خدا نے پہلے سے فرما دیا
ہے۔ پھر کہیں گے (نہیں) تم تو ہم سے حسد کرتے ہو۔ بات یہ کہ
۲۶۷
یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں مگر بہت کم ﴿۱۵﴾

15. Those who were left behind will say, when ye set forth to capture booty: Let us go with you. They fain would change the verdict of Allah. Say (unto them, O Muhammad): Ye shall not go with us. Thus hath Allah said beforehand. Then they will say: Ye are envious of us. Nay, but they understand not, save a little.

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ

جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہہ دو کہ تم جلد ایک سخت
جنگجو قوم کے (ساتھ لڑائی کے) لئے بلائے جاؤ گے۔ اُن سے
تم (یا تو) جنگ کرتے رہو گے یا وہ اسلام لے آئیں گے۔ اگر تم حکم مانو گے

16. Say unto those of the wandering Arabs who were left behind: Ye will be called against a folk of mighty prowess,[1] to fight them until they surrender; and if ye obey, Allah will give you a fair reward; but if ye

أَجْرًا حَسَنًا ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم
مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾
لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن
يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ
ع يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾

تو خدا تم کو اچھا بدلہ دیگا۔ اور اگر مُنہ پھیر لوگے جیسے پہلی دفعہ پھیرا
تھا تو وہ تم کو بُری تکلیف کی سزا دے گا ﴿١٦﴾
نہ تو اندھے پر گناہ ہے کہ سفرِ جنگ سے پیچھے رہ جائے اور نہ
لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا اور
اُس کے پیغمبر کے فرمان پر چلے گا خدا اُس کو بہشتوں میں داخل
کریگا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ اور جو رُوگردانی کریگا
اُسے بُرے دُکھ کی سزا دے گا ﴿١٧﴾

turn away as ye did turn away before, He will punish you with a painful doom.

17. There is no blame for the blind, nor is there blame for the lame, nor is there blame for the sick (that they go not forth to war). And whoso obeyeth Allah and His messenger, He will make him enter Gardens underneath which rivers flow; and whoso turneth back, him will He punish with a painful doom.

اسرار و معارف

وہ دیہاتی گنوار جو ایمان میں پختہ نہ تھے اور دل میں دشمنی رکھتے تھے جب آپ ﷺ نے جانے کا حکم دیا تو پیچھے رہ گئے۔ اب آپ ﷺ کی واپسی پر بہانے کریں گے کہ مال و مواشی میں مصروف تھے کوئی بچوں کو دیکھنے والا نہ تھا مجبوری تھی ہم کاب جا نہ سکے ہماری بخشش کی دعا فرمایئے یہ وہ کچھ کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ دراصل اطاعت کرنا ہی نہ چاہتے تھے اب محض بہانے بنا رہے ہیں ان سے کہیے کہ اگر اللہ تمہارے اموال و اولاد کو تباہ کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہاری ڈھال بنے گا کیا تم خود بھی روک لوگے یا اگر اس میں زیادتی کرنا چاہے تو کیسے نقصان ہو سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہارا جھوٹ چل جائے گا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حکم دے دیا تو صرف اطاعت کا راستہ ہے کوئی عذر نہیں ہاں اگر آپ ﷺ عذر کی اجازت دیں تب بات ہے اور تمہارا تو عذر بھی جھوٹا ہے جس کی حقیقت سے اللہ باخبر ہے اور بذریعہ وحی اپنے نبی کو بھی مطلع فرما دیا ہے کہ تمہارا خیال تو یہ تھا کہ اب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ واپس گھر نہ پہنچ پائیں گے کہ مشرکین مکہ کے ہاتھوں سب شہید ہوں گے اور تم اس بات پر اپنے نفاق کے باعث بہت خوش بھی تھے تم نے ایسے برے برے گمان کر رکھے تھے کہ تم تھے ہی تباہ ہونے والی قوم۔

بدگمانی

نبی سے بدگمانی مانع فیض ہو کر ایمان سے محروم کر دیتی ہے ایسے ہی شیخ سے بدگمانی اس کے فیوض سے محروم کر دیتی ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔ اور جو لوگ اللہ پر اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے یا ایمان

سے محروم رہتے ہیں ان کے لیے ہم نے دوزخ کو دہکتی آگ سے بھر رکھا ہے اب بھی توبہ کرلو (چنانچہ ان میں بعض کو خلوص نصیب ہوا اور تائب ہو گئے) تو وہ بہت عظیم سلطان ہے آسمانوں اور زمینوں کی سلطنت و حکومت دراصل اسی کی ہے جسے چاہے بخش دے اور اگر چاہے عذاب کرے مگر اس کی بخشش ہر حال میں بہت بڑھی ہوئی ہے اور وہ رحم کرنے والا ہے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے طفیل مسلمانوں پر اللہ کے احسانات کا مشاہدہ کیا تو اب خیبر کو جانے کے لیے تیار ہو گئے رہ جانے والوں میں منافقین تو تھے ہی کچھ مخلص مسلمان بھی تھے جنہوں نے چاہا کہ خیبر میں تو ساتھ دیں کچھ منافقین میں سے بھی خلوص سے نوازے گئے اور جب خیبر کو جانے کا ارادہ ہوا کہ جس کی فتح کی نوید بھی آگے آنے والی آیات میں موجود ہے تو اب یہ لوگ ساتھ دینے کو تیار ہیں کہ ہمیں ساتھ چلنے کی اجازت دی جائے گویا یہ اللہ کے فرمودہ کو جھٹلانا چاہتے ہیں۔

وحی غیر متلو

نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ خیبر میں صرف وہ لوگ جائیں گے جو حدیبیہ میں شریک تھے یہاں جب دوسروں نے اجازت طلب کی تو فرمایا کہ کیا یہ اللہ کا فرمان غلط ثابت کرنا چاہتے حالانکہ قرآن میں ایسا کوئی ذکر نہیں کہ خیبر میں صرف وہی لوگ جائیں چنانچہ علماء کا ارشاد ہے کہ صحیح حدیث بھی وحی الٰہی ہے اگرچہ اس کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ قرآن نہیں لیکن اس کا انکار بھی قرآن ہی کے انکار کی طرح کفر ہے یہ منکرین حدیث کے لیے سمجھنے کو بہت بڑی دلیل ہے اور وہ جدید طبقہ بھی جو حدیث پاک کو خاص اہمیت دینے کو تیار نہیں سبق حاصل کر سکتا ہے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اب تو تم ساتھ نہ چلو گے کہ اللہ نے یہ بات پہلے ہی کہہ دی ہے (حالانکہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی اور آپ ہی کے ارشاد کو قَالَ اللّٰہُ کہنا اس کے وحی ہونے کا ثبوت ہے) منافق کہیں گے ہم سے حسد رکھتے ہیں اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ ہم غنیمت حاصل کر سکیں اس لیے ان میں بات کو سمجھنے کی استعداد بہت کم ہے آپ ان سے فرما دیجیے کہ عنقریب دنیا کی بڑی طاقتور قوموں اور ان کی تربیت یافتہ فوجوں سے مقابلہ حق و باطل برپا ہونے والا ہے۔ ظاہر ہے اسلامی حکومت کا قیام کفر کو کھٹکے گا اور نوبت جہاد کی آئے گی جو بعد میں خلافت راشدہ کے زمانے میں پیش آئے اور مسیلمہ کذاب سے لے کر روم و فارس کے معرکے اس کے گواہ ہیں وہ جہاد بڑے شدید ہوں گے اور لوگ مسلمان ہوں گے یا اطاعت قبول کریں گے تب تم لوگ دادِ شجاعت دینا کہ اگر اطاعت کرو گے اور جہاد کرو گے تو بہت شاندار صلہ پاؤ گے اور اگر پہلے کی طرح بیٹھ رہے اور

جہاد سے منہ موڑا تو اللہ تمہیں بہت دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے ہاں اگر کوئی معذور ہو جیسے اندھا ہو یا چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہو ویسے بیمار ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ جہاد میں شامل نہ ہو سکے مگر خلوص سے تمنا تو رکھتا ہو کہ جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے اللہ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو اطاعت سے منہ موڑے گا اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۱۸ تا ۲۶ — حٰمٓ ۳ — ۲۶/۱۱

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ
اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝١٨

(اے پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا۔ اور جو (صدق و خلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو اُن پر تسلی نازل فرمائی اور اُنہیں جلد فتح عنایت کی ۝١٨ ۲۶۹

18. Allah was well pleased with the believers when they swore allegiance unto thee beneath the tree, and He knew what was in their hearts, and He sent down peace of reassurance on them, and hath rewarded them with a near victory;

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٩

اور بہت سی غنیمتیں جو انہوں نے حاصل کیں۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے ۝١٩

19. And much booty that they will capture. Allah is ever Mighty, Wise.

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٢٠

خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے کہ تم اُن کو حاصل کرو گے سو اس نے غنیمت کی تمہارے لئے جلدی فرمائی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں کیلئے (خدا کی) قدرت کا نمونہ ہو اور وہ تم کو سیدھے رستے پر چلائے ۝٢٠

20. Allah promiseth you much booty that ye will capture, and hath given you this in advance, and hath withheld men's hands from you, that it may be a token for the believers, and that He may guide you on a right path.

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ
اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝٢١

اور اَور غنیمتیں دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) وہ خدا ہی کی قدرت میں تھیں۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ۝٢١

21. And other (gain), which ye have not been able to achieve, Allah will compass it. Allah is Able to do all things.

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝٢٢

اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو دوست نہ پاتے اور نہ مددگار ۝٢٢

22. And if those who disbelieve join battle with you they will take to flight, and afterward they will find no protecting friend nor helper.

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٢٣

(یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم خدا کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے ۝٢٣

23. It is the law of Allah which hath taken course aforetime. Thou wilt not find for the law of Allah aught of power to change.

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ
اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرًا ۝٢٤

اور وہی تو ہے جس نے تم کو اُن (کافروں) پر فتحیاب کرنے کے بعد سرحد مکہ میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیئے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے ۝٢٤

24. And He it is Who hath withheld men's hands from you, and hath withheld your hands from them, in the valley of Makkah after He had made you victors over them. Allah is Seer of what ye do.

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ
تَطَــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے
روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رُکی رہیں۔
اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم
جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان کو پامال کر دیتے تو تم کو اُن کی طرف سے
بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا۔ (تو بھی تمہارے ہاتھ سے فتح
ہو جاتی مگر تاخیر اس لئے (ہوئی) کہ خدا اپنی رحمت میں
جس کو چاہے داخل کرے۔ اور اگر (دونوں فریق) الگ الگ
ہو جاتے تو جو اُن میں کافر تھے اُنکو ہم دُکھ دینے والا عذاب دیتے ﴿۲۵﴾ ف ۲۶۹

25. These it was who disbelieved and debarred you from the Inviolable Place of Worship, and debarred the offering from reaching its goal. And if it had not been for believing men and believing women, whom ye know not—lest ye should tread them underfoot and thus incur guilt for them unknowingly; that Allah might bring into His mercy whom He will—If (the believers and the disbelievers) had been clearly separated, We verily had punished those of them who disbelieved with painful punishment.

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت
کی۔ تو خدا نے اپنے پیغمبر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین
نازل فرمائی اور اُن کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور
وہ اسی کے مستحق اور اہل تھے۔ اور خدا ہر چیز سے
خبردار ہے ﴿۲۶﴾

26. When those who disbelieve had set up in their hearts zealotry, the zealotry of the Age of Ignorance, then Allah sent down His peace of reassurance upon His messenger and upon the believers and imposed on them the word of self-restraint, for they were worthy of it and meet for it. And Allah is Aware of all things.

اسرار و معارف

اللہ جل شانہٗ یقیناً ان مومنین سے راضی ہو گیا اور ان کی جاں سپاری کے جذبہ کو قبول فرمایا کہ حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے جب وہ آپ سے موت پر بیعت کر رہے تھے وہ اس لیے راضی ہوا کہ وہ ان کے قلبی خلوص کو جانتا تھا لہٰذا اس نے ان کے دلوں پر اطمینان نازل فرمایا۔

بیعتِ رضوان کا درخت

یہ ایک ببول کا درخت تھا مقامِ حدیبیہ پر جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی تھی بعد میں لوگوں نے وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی اور زیارت کو جانے لگے مگر کسی نے حضرت سعید بن مسیبؒ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی تھی وہ فرماتے تھے کہ ہم جب دوبارہ وہاں سے گزرے تو ہمیں وہ درخت نہیں ملا ہم سے کھو گیا بھلا لوگوں کو کیسے پتہ چلا۔ لوگوں نے یونہی اندازے پر کوئی درخت مقرر کر لیا تھا جسے رسم بن جانے کے ڈر سے سیدنا فاروق اعظمؓ نے کٹوا دیا۔

ثواب کی تحقیق

یہاں بھی اہلِ بدر کی طرح ثواب کی تعیین ہو جاتی ہے کہ ثواب اللہ کی رضامندی کا نام ہے جس کے باعث عملی زندگی میں نیکی پر کاربند رہنے اور ہمیشہ نیک عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے چنانچہ علماءِ حق کا اتفاق ہے کہ ان سب لوگوں کا خاتمہ بھی اسی رضائے الٰہی پر یقینی ہے کہ انہیں حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ہمرکاب ہونے کے سبب ہمیشہ کے لیے اللہ کی رضا حاصل ہو گئی اور ان کے قلوب میں سکینہ یعنی سکون کا نزول ہوا اور اس کے ساتھ دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازا گیا کہ پھر یہاں کے فوراً بعد ایک فتح عطا کی گئی جس میں بہت سا مالِ غنیمت اسلحہ اور سامان مسلمانوں کو حاصل ہوا جس سے ان کی قوت بڑھی اور دشمنوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ مراد فتح خیبر ہے۔

خیبر

خیبر ایک صوبے کا نام تھا جس میں بہت سے قلعے وادیاں اور باغات اور بستیاں شامل تھیں چنانچہ آپ ﷺ جب حدیبیہ سے واپس تشریف لائے تو ایک روایت کے مطابق دس روز اور دوسری کے مطابق بیس روز مدینہ منورہ میں قیام فرما کر خیبر کو کوچ فرمایا یہ محرم ۷ ہجری تھا اور صفر ۷ ہجری میں خیبر فتح ہو گیا اس کی فتح کی بشارت سن کر ان لوگوں نے بھی شرکت کی اجازت چاہی تھی جن کا ذکر گذر چکا کہ سوائے چند اصحاب کے کسی کو اجازت عطا نہ کی گئی کہ یہ فتح اور غنیمت اس کے انعامات ہیں اور وہ غالب ہے چاہتا تو ابھی مکہ مکرمہ فتح کرا دیتا مگر یہ اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اسے کچھ عرصہ کے لیے مؤخر کر دیا۔ اللہ تم سے نبی علیہ السلام کے اس مخلصانہ اتباع کے سبب تم سے بہت سی فتوحات کا اور مالِ غنیمت کا وعدہ فرماتا ہے جسے تم ضرور حاصل کرو گے اس میں فتح مکہ کی نوید بھی ہے اور بعد کی روم و فارس اور عالمی فتوحات کی پیشگوئی بھی۔ اور خیبر میں ان لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے کہ جس قدر جری افواج تھیں اس شان سے لڑ ہی نہ سکیں۔ نیز خیبر کی وادی کے دوسری طرف بنو غطفان تھے جن کا اہلِ خیبر سے معاہدہ تھا وہ باوجود تیاری کے نہ آسکے مسلمانوں کا رعب چھا گیا اور کہتے اگر ہم اہلِ خیبر کی مدد کو چلے گئے اور مسلمانوں کا کوئی لشکر ہماری بستی پہ آپڑا تو کیا ہوگا۔ اور یہ سب اللہ کی طرف سے اس کی مدد کا ایک نمونہ مسلمانوں کے سامنے تھا نیز تمہیں صراطِ مستقیم پر اور ہدایت کی راہ پر چلانا مقصود تھا۔

ترقی درجات

حالانکہ وہ سب لوگ پہلے ہی صراطِ مستقیم پر اور ہدایت پر تھے مگر یہاں مراد ترقی درجات ہے کہ یہ کیفیات کے اعتبار سے مزید ترقی ہوئی اور وہ درجہ نصیب ہوا جو پہلے نہ تھا یہی ثواب

کا اثر اس دنیا کی حیات پہ مرتب ہوتا ہے۔ اور فتح یعنی فتح مکہ بظاہر تم لوگ جس پہ قابو نہ پا سکے وہ اللہ ربُّ العزت کے قابو اور قبضۂ قدرت میں ہے کہ وہ ہر شئے پہ قادر ہے اگر حدیبیہ میں جنگ ہوتی بھی تو کفار کو ایسی شکست ہوتی کہ انہیں کوئی حمایتی یا مددگار بھی نہ ملتا اور بھاگ کھڑے ہوتے کہ ان کی شکست کے اسباب موجود تھے (جن کا ذکر آگے آتا ہے) اور ایسے اسباب پر یہی نتیجہ مرتب ہوتا ہے یہ اللہ کی سنت اور طریقہ ہے اور اے مخاطب اللہ کی سنت بدلا نہیں کرتی لیکن وہ ایسا قادر ہے کہ بطنِ مکہ یعنی حدیبیہ میں کفار کو حملہ کرنے کی توفیق ہی نہ دی ان کے ہاتھ روک دیئے اور اے مسلمانوں تمہارے ہاتھوں بھی کفار کو قتل نہ ہونے دیا جو جنگ کے چھڑنے کا سبب بن جاتا حالانکہ ان میں سے بہت سے قیدی بن کر تمہارے قابو میں آچکے تھے اور اللہ تمہاری ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔ انکی

شکست کے اسباب

شکست کے یقینی اسباب میں سب سے پہلا سبب تو یہ تھا کہ وہ کافر تھے اور حق پر نہ تھے لہذا باطل کو شکست ہوتی ہے اگر مقابلے میں اہل حق ہوں گویا آج اگر کافر غالب ہیں تو ہماری طرف سے بھی حق پر قائم ہونے میں کمی اس کا سبب ہے اور دوسرے یہ کہ وہ مسجدِ حرام کا راستہ روک رہے تھے اور تیسرے یہ کہ اللہ کی راہ میں قربانی کے جانوروں کو قربان گاہ تک پہنچنے سے روک رکھا تھا۔ یہ سب تو ان کی شکست کے اسباب تھے مگر اس وقت فتح مکہ کو مؤخر کرنے میں حکمتِ الٰہی تھی ایک تو پہلے گذر چکی کہ ان کی پشت پناہ کو توڑ کر ان کے حوصلے پست کرنا اور ان کی مدد کی راہ روکنا مقصود تھا کہ مشرکین کی نسبت دشمنی میں بھی یہود بڑھے ہوئے تھے اور دوسری حکمت ان بے شمار حکمتوں میں یہ تھی کہ بہت سے مسلمان مرد اور خواتین مکہ مکرمہ میں مقیم تھے جو ممتاز نہ تھے غریب لوگ تھے اور اہلِ شہر میں مل کر بسر کر رہے تھے جنگ ہوتی تو تمہارے ہاتھوں پس جاتے جس پر تمہیں بعد میں صدمہ بھی ہوتا اور لوگ عار بھی دلاتے کہ ان کے ہاتھوں تو اپنے بھی نہ بچ سکے، اگرچہ یہ سب لاعلمی میں ہوتا۔ اگر لاعلمی میں وہ لوگ مارے جاتے تو اگرچہ

صحابہ کرامؓ معصوم نہیں مگر محفوظ ضرور ہیں

گناہ نہ ہوتا مگر خود مسلمانوں کو دکھ ضرور ہوتا نیز کفار طعنہ بھی دیتے تو اللہ نے صحابہ کرامؓ کو اس سے بچانے کا سبب بنا دیا۔ علماء کا اتفاق ہے کہ معصوم صرف نبی ہوتا ہے مگر صحابہ کرامؓ محفوظ ہیں اور ان کے گناہ سے بچنے کے غائبانہ اسباب پیدا کر دیئے جاتے ہیں ان کے اتباع میں کبار اولیاء اللہ کو بھی یہ نعمت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کے واقعات سنایا کرتے تھے کہ اللہ نے

کیسے کیسے انہیں کہاں کہاں سے بچایا جن کا لکھنا باعثِ طوالت جان کر چھوڑ دیا ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور اگر یہ لوگ ان مشرکین سے الگ ہو جاتے تو ہم ان کفار کو بہت سخت عذاب میں مبتلا کرتے۔ یہ ثابت ہے کہ نیک لوگوں کا ساتھ کافر تک کو دنیا کے عذاب سے بچاتا ہے اور مومن کو تو دنیا و آخرت ہر دو جہان سے بچانے کا سبب بن جاتا ہے۔ کفار کو اس

مومن کی معیت بھی کافر کو دنیا میں عذاب سے بچانے کا باعث بن جاتی ہے

لیے بھی دردناک عذاب دیا جانا تھا کہ انہوں نے محض جاہلانہ ضد اور انا کو دلوں میں پال کر رسولِ برحق ﷺ کا راستہ روکنے کی حماقت اور بہت بڑے ظلم کے مرتکب ہو رہے تھے اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مسلمانوں پر سکون و اطمینان نازل فرمایا ان کی کیفیاتِ قلبی میں بہت زیادہ ترقی عطا فرمائی اور انہیں نیکی اور حق و عدل کی بات پر قائم رکھا کہ وہ اس کے مستحق اور اہل تھے۔

مقامِ صحابہ

اللہ صحابہ کرام کو بھلائی نیکی اور حق و انصاف پر قائم رکھنے کی شہادت دے رہا ہے جبکہ بعض باطل فرقے ان کی دیانت و امانت پہ اعتراض کرتے ہیں نیز بعض دوسرے حضرات بھی اپنے علمی زور سے خود کو صاحب الرائے ثابت کرنے کے لیے صحابہ کرامؓ اور ان کے کردار پر اعتراض کرتے ہیں اور فرماتے ہیں انہوں نے یہ غلط کیا وہ درست نہ تھا ظاہر ہے یہ سب گمراہی ہے حق یہ ہے کہ یہ عظمت اور حفاظت الہیہ تمام صحابہؓ کو حاصل ہے جبکہ ان کے طفیل اولیاء اللہ تک کو نصیب ہے پھر ان حضرات پہ اعتراض جو بنفسِ نفیس بیعتِ رضوان میں شریک تھے اور حضرت عثمانؓ جن کی طرف سے آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک رکھ کر بیعت کی بھلا وہاں اعتراض کیسے کیا جا سکتا ہے اللہ کریم سب کو ہدایت دے آمین۔ اللہ ان کی گواہی دیتا ہے کہ وہ کلمہ حق کے اہل اور مستحق تھے کہ اللہ تو ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۷ تا ۲۹

حٰمٓ ۲۶/۱۲

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ

بے شک خدا نے اپنے پیغمبر کو سچا (اور) صحیح خواب دکھایا۔ کہ تم خدا نے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن و امان سے داخل ہو گے اور کسی طرح

27. Allah hath fulfilled the vision[2] for His messenger in very truth. Ye shall indeed enter the Inviolable Place of Worship, if Allah will, secure,

مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾

کا خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے
اس کو معلوم تھی سو اُس نے اس سے پہلے ہی جلد
فتح کرا دی ﴿٢٧﴾

(having your hair) shaven and cut, not fearing. But He knoweth that which ye know not, and hath given you a near victory beforehand.

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾

وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کی کتاب) اور
دین حق دے کر بھیجا۔ تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب
کرے۔ اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے ﴿٢٨﴾

28. He it is Who hath sent His messenger with the guidance and the religion of truth, that He may cause it to prevail over all religion. And Allah sufficeth as a witness.

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ
الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

محمد خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں
کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے)
تو اُن کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور
خدا کا فضل اور اُسکی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود
کے اثر سے اُنکی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ اُنکے یہی اوصاف تورات
میں (مرقوم) ہیں۔ اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں
جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اسکو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر
اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا
جی جلائے جو لوگ اُنمیں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن سے خدا نے
گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے ﴿٢٩﴾

29. Muhammad is the messenger of Allah. And those with him are hard against the disbelievers and merciful among themselves. Thou (O Muhammad) seest them bowing and falling prostrate (in worship), seeking bounty from Allah and (His) acceptance. The mark of them is on their foreheads from traces of prostration. Such is their likeness in the Torah and their likeness in the Gospel—like as sown corn that sendeth forth its shoot and strengtheneth it and riseth firm upon its stalk, delighting the sowers—that He may enrage the disbelievers with (the sight of) them. Allah hath promised, unto such of them as believe and do good works, forgiveness and immense reward.

—o—

اسرار و معارف

اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خواب دکھلایا وہ حق ہے اور سچا ہے اور تم لوگ انشاء اللہ ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اور امن کے ساتھ بغیر خوف خطر طواف کرو گے یہاں تعلیم کے لیے آئندہ کے ساتھ

انشاء اللہ — خود ذاتِ باری نے جو ہر آن ہر شے پہ قادر ہے انشاء اللہ فرمایا تو ہر مسلمان کو آئندہ کی بات کے ساتھ انشاء اللہ ضرور کہنا چاہیے اور پھر اسے پورا کرنے کی بھرپور سعی کرنا چاہیے۔ یہ تاثر کہ جملہ انشائیہ کہا ہے نہ بھی پورا کیا تو خیر ہے، غلط ہے۔ اور سر منڈواؤ گے اور قصر کرو گے تمہیں کسی کا کوئی خوف و خطرہ نہ ہوگا چنانچہ اگلے سال ہی عمرہ نصیب ہو گیا اور سال بعد مکہ فتح ہو کر سب رکاوٹیں ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئیں۔ اللہ قادر ہے ابھی سے کرا دیتا مگر اس کی حکمتیں جو تم لوگوں کے علم سے بالاتر ہیں وہ چاہتا تھا کہ پہلے یہود کو شکست ہو کفار کے حوصلے بھی پست

ہوں اور ان کی مدد کی راہ بھی بند ہو جائے نیز مسلمان مالِ غنیمت پاکر مضبوط ہو جائیں اور اسلام کی فتح بے شمار لوگوں کے قبولِ اسلام کا سبب بن کر مسلمانوں اور اسلام کی شوکت بڑھے۔

اسبابِ دنیا

یہ بات واضح ہو گئی کہ عالم اسباب میں اللہ کریم اسباب کی کس قدر تاکید فرماتے ہیں۔ محض ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے والوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور نفاذِ اسلام کے لیے عملاً کوشش کرنا چاہیے۔ اور اس نے مکہ مکرمہ کے علاوہ ایک اور فتح یعنی خیبر کی فتح پہلے عطا فرما دی کہ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہر کام کے صحیح طریقہ اور دینِ برحق عطا فرما کر مبعوث فرمایا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیانِ باطلہ پہ غالب رکھے اور اس بات پر وہ خود گواہ ہے۔

دینِ حق کا غلبہ ہمیشہ کے لیے ہے

دینِ حق ہمیشہ کے لیے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب ہے۔ غلبہ دو طرح سے ہے۔ ایک دلائل کے ساتھ جو ہمیشہ اسلام کو حاصل ہے دوسرا سیاسی اور مادی کہ حکومت اسلام کی ہو اس کی شرط اہلِ اسلام کا خلوص اور عمل کا کھرا پن ہے جو صحابہؓ کے ضمن میں بیان ہو بھی چکا اور آئندہ پھر بیان ہو رہا ہے بدقسمتی سے اگر آج کفار کو غلبہ حاصل ہے تو اس کا سبب ہم مسلمانوں کی بدعملی اور دین کے ساتھ خلوص میں کمی بلکہ دین سے بیزاری ہے۔ اللہ ہمیں اس سے بچنے کا شعور بھی دے اور توفیق بھی آمین۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس بات سے رنجیدہ نہ ہوں کہ کفار نے معاہدہ میں ایسا نہیں لکھنے دیا اللہ نے یہ جملہ کلمہ اسلام بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زبانوں پہ جاری کر دیا ہے اور آپؐ کی عظمت کا مظہر آپؐ کے صحابہؓ ہیں جو آپؐ کے تربیت یافتہ ہیں

صحابہ کرام عظمتِ رسول ﷺ کا مظہر ہیں

ان میں یہ کمال پیدا ہو گیا کہ وہ اپنے جذباتِ محبت و غضب پر غالب آ گئے مومنین کے لیے اور آپس میں سراپا محبت اور کفار کے لیے بہت سخت اور ناقابلِ تسخیر ہیں حالانکہ دنیا کے انقلابات میں انقلابی شخصیات لوگوں کے جذبات بھڑکا کر ان سے انقلاب بپا کرنے کا کام لیتے ہیں جیسے ہٹلر ماؤ وغیرہ یا ان سے پہلے کے مشاہیر مگر رسول اللہ ﷺ کا انقلاب جذباتی نہیں بلکہ شعوری اور حق ہے اور آپؐ کے غلاموں کا مرتبہ بلند ہے کہ جذبات ان کے قابو میں ہیں وہ جذبات کے قابو میں نہیں کہ انہیں محبت و نفرت کا مقام معلوم ہے اور قوتِ غضبیہ اور شہوانیہ کو ان کے محل اور مقام پہ رکھتے ہیں (سبحان اللہ) اے مخاطب تو انہیں ہر کام عبادت کے

انداز میں پورے خلوص سے کرتا ہوا پائے گا۔ اطاعتِ رسول ﷺ خود عبادت ہے لہٰذا ان کی زندگی کا ہر لمحہ رکوع و سجود سے عبارت ہے اور اس سے مراد عبادت ہو یا جہاد محض اللہ کے فضل و کرم اور اس کی رضا کی تلاش ہے۔ اور ان چہروں پر قربِ الٰہی کی نورانیت چمکتی ہے۔ انوارات و تجلیات سے ان کی پیشانیاں روشن ہیں اور سجدوں اور عبادات کا نور ظاہر ہے۔ ان کی یہ مثالیں ہم نے تورات میں بھی دی تھیں اور انجیل میں ان کی مثال ہے جیسے کھیتی جو سُوا نکالتی ہے پھر غذا حاصل کر کے مضبوط ہوتی ہے اور پھر بُوٹا بن کر کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ کھیتی کے کاشت کرنے والا بہت خوش ہو اور کفار اور معاندین کا دل جلا کرے۔ یہاں یہ بات واضح ہے کہ جب پہلی کتب میں ان کی صداقت و امانت کا ذکر ہے

بُغضِ صحابہ کُفّار کا شعار ہے نیز ان کی صداقت و عظمت پہلی اُمّتوں کے بھی ایمان کا حصّہ تھا

تو گویا پہلی اُمتوں کے لیے یہ قبول کرنا جُزوِ ایمان تھا چہ جائیکہ اس سب کے ظہور اور قرآن کے نزول کے بعد کوئی اس میں شُبہ کرے اور دوسرے یہ بات ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ بُغض کفار کا شعار ہے اور ان پر اعتراضات کرنا کافرانہ فعل ہے۔ صاحبِ رُوح المعانی لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ نے اس آیہ مبارک سے روافض کا کفر ثابت فرمایا ہے کہ انہیں صحابہ کرام سے بُغض ہے اور بُغضِ صحابہ کفر ہے۔ اور آخرت میں ان لوگوں سے جو ایمان لاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت پہ کمربستہ ہیں اللہ کا معافی اور مغفرت کا وعدہ ہے اور بہت ہی بڑے اجر و انعام کا۔ یہاں بھی معترضین کو سوچنا چاہیے کہ اگر بتقاضائے بشریت ان سے کوئی خطا سرزد بھی ہو تو اللہ مغفرت کا وعدہ فرما رہے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کی بہت تائید موجود ہے۔

بحمد اللہ سورۃ فتح تمام ہوئی۔